ربیع الاول آپ ﷺ کی مدنی زندگی کی روشنی میں

حکیم حافظ عطاء الرحمن

ربیع الاول اسلامی کیلنڈر کا تیسرا مہینہ ہے۔ آپ ﷺ واقعہ الفیل کے 55 دن بعد اسی مہینے میں پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کی ولادت با سعادت پیر کے دن ہوئی۔ تاریخ ولادت میں اختلاف ہے' اکثر محققین اور اہلِ علم کے مطابق آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ۹ ربیع الاول کی تاریخ ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ کے 53 برس مکہ مکرمہ میں گزارے اور 13 نبوی اسی ماہ ربیع الاول میں مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ آپ ﷺ کا قیام مدینہ دس برسوں پر محیط ہے۔ آپ ﷺ نے یہ سال جس طرح گزارے وہ ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔ دینی دنیوی کامیابی کے ضامن ہیں۔

ربیع الاول ۱ ہجری

یکم ربیع الاول اہل مکہ دارالندوہ میں اکٹھے ہوئے۔ تاریخ میں یہ دن یوم الزحمۃ کے نام سے موسوم ہے۔ آپ ﷺ قریش کے منصوبے سے بذریعہ وحی الٰہی آگاہ ہوئے اور اپنے یارِ غار کو ہمراہ لئے ۱۲ ربیع الاول کو قباء میں اترے۔ قباء ہی میں آپ ﷺ نے مسجد قباء کی بنیاد رکھی۔ اسلامی تاریخ کا پہلا خطبہ جمعہ بھی اسی مہینے میں فرمایا۔ تحقیق یہ ہے کہ آپ ﷺ کا قیام یہاں ۱۴ دن رہا۔ بعدازاں آپ ﷺ ربیع الاول کے آخر میں عازم مدینہ طیبہ ہوئے۔

ربیع الاول ۲ ہجری غزوہ بواط

آپ ﷺ کی ہجرت کے چند ماہ بعد مسلح جہاد کی آیات نازل ہوئیں۔ مسلح دستے وقتاً فوقتاً دفاع اسلام کے جذبے سے مدینہ سے نکلے۔ آپ ﷺ نے سب سے پہلے جس مسلح دستے کی کمان کی۔ وہ تاریخ میں غزوہ بواط کہلاتا ہے۔ اس غزوے میں آپ ﷺ کے جانثاران کی تعداد ۲۰۰ اور آپ ﷺ مدینہ سے پچاس میل کے فاصلے پر مقامِ بواط تک آئے تھے۔ اس لشکر کے علمبردار سعد بن ابی وقاص تھے۔ مدینہ کا انتظام سائب بن عثمان کے حوالے تھا۔

غزوہ بدر الاولیٰ

آپ ﷺ دوبارہ پھر مدینہ منورہ سے بغرض جہاد نکلے۔ یہ مہم کرز بن جابر کے تعاقب میں تھی' جو مدینہ منورہ سے بہت سے مال ومویشی لوٹ کر لے گیا تھا۔ اس مہم میں ۷۰ صحابہ آپ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ علم جناب علی ؓ کے پاس تھا اور مدینے کی حکومت زید بن حارثہ کے سپرد تھی۔ اس غزوے میں آپ ﷺ وادی صفوان تک گئے تھے۔ اسی لئے اسے غزوہ صفوان بھی کہتے ہیں۔

ربیع الاول ۳ ہجری

غزوہ ذی امر

آپ ﷺ کو اطلاع ملی کہ بنو غطفان کی دو شاخیں بنو ثعلبہ اور بنو محارب بوئیس محارب وعثور کی قیادت میں ذوام کے مقام پہ اکٹھے ہو رہے ہیں اور آمادہ شورش ہیں۔ آپ ﷺ ۱۲ ربیع الاول کو ۴۵۰ صحابہ کے ہمراہ ان کی سرکوبی کیلئے مدینہ سے نکلے۔ آپ ﷺ مقام مذکور پر پہنچے۔ آپ ﷺ کی آمد کی خبر پا کر بدو پہاڑوں پر بھاگ گئے۔ آپ ﷺ کے قائمقام جناب عثمان بن عفان تھے۔ قبیلے کے نام کی مناسبت سے یہ غزوہ غطفان کہلاتا ہے۔

سریہ محمد بن مسلمہ

اسی عرصے میں ایک غیر اہم فوجی مہم واقع ہوئی۔ کعب بن اشرف ایک یہودی سردار اور سرمایہ دار تھا۔ اس کی اسلام سے دشمنی حد سے بڑھی ہوئی تھی۔ علاوہ ازیں قریش کو مسلمانوں کے خلاف ابھارنے میں بھی پیش پیش تھا۔ آپ ﷺ کے حکم پر اس کے دودھ شریک بھائی محمد بن مسلمہ بن انصاری نے اسے قتل کر دیا۔

ربیع الاول ۴ ہجری

غزوہ بنونضیر

بنونضیر ایک یہودی قبیلہ تھا' جو کہ مدینہ میں ہی آباد تھا۔ بنونضیر نے آپ ﷺ کو دعوت گفت وشنید دی۔ جسے آپ ﷺ نے قبول فرمایا اور مذاکرات کی غرض سے بنونضیر قبیلے میں تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کے ہمراہ جناب ابوبکر ؓ عمر ؓ علی ؓ تھے۔ یہود نے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے رفقاء کو ایک دیوار کے سائے میں بٹھایا' تاکہ آپ ﷺ سے بات چیت کی جائے۔ لیکن حقیقت یہ تھی کہ دیوار کے اوپر سے پتھر گرا کر آپ ﷺ کا خاتمہ کرنا تھا۔ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ نے یہود کی اس سازش سے آگاہ فرمایا اور آپ ﷺ مدینہ واپس آ گئے اور ایک جیش کے ہمراہ بنونضیر کا محاصرہ کیا' جو کہ پندرہ دن تک جاری رہا۔ آخرکار بنونضیر نے مشروط ہتھیار ڈال دیئے اور بنونضیر خیبر کے علاقے کی طرف جلاوطن ہوئے۔

سریہ عمر بن امیہ الغمری

عمر بن امیہ الغمری ان (۴۰) دیگر روایات کے مطابق (۷۰) صحابہ کرام کی جماعت میں شامل تھا۔ جنہیں عامر بن مالک کے ساتھ تبلیغ اسلام کیلئے اس کے قبیلے میں بھیجا گیا۔ قبیلے نے دھوکے سے اس تبلیغی جماعت کو شہید کر ڈالا۔ صرف مذکورہ صحابہ ہی بچ نکلنے میں کامیاب ہوئے۔ انہوں نے مدینہ کی راہ لی۔ دورانِ سفر انہوں نے بنی کلب کے دو افراد کو قتل کر ڈالا اور آپ ﷺ کو اس واقعے کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے بنی کلب کے مقتولین کا خون بہا ادا کیا۔

ربیع الاول ۵ ہجری

غزوہ دومۃ الجندل

آپ ﷺ کو اطلاع ملی کہ دومۃ الجندل کے

علاقے کے لوگ مدینہ منورہ کے تجارتی قافلوں کیلئے خطرہ بن گئے ہیں۔ دومۃ الجندل مدینہ سے ۵۰۰ میل کی مسافت پر اسی تجارتی شاہراہ پر ایک قبیلہ تھا' جو یمن سے شام تک جاتی تھی۔ آپ ﷺ نے اسی علاقے کی اس غارت گری کو روکنے کی غرض سے ۲۴، ۲۳ ربیع الاول کو قصد سفر باندھا۔ مجاہدین اسلام کی تعداد ایک ہزار تھی۔ مدینہ منورہ کا انتظام سباع بن عرفطہ کے سپرد تھا۔ آپ ﷺ مقام مذکور پر پہنچے۔ دشمن نے مقابلہ نہ کیا' بلکہ پسپائی اختیار کی۔ بہر حال آپ ﷺ کی اس مہم کے نتیجہ میں یہ شاہراہ محفوظ ہوگئی۔

ربیع الاول ۶ ھ ہجری

غزوہ بنولحیان

بنولحیان قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ تھی۔ یہ لوگ مدینہ کے جنوب مشرق میں آباد تھے۔ آپ ﷺ کو اطلاع ملی کہ یہ لوگ آمادہ شورش ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے عبداللہ بن ام مکتوم کو مدینے کا والی مقرر فرمایا۔ ۲۰۰ صحابہ اور ۲۰ گھوڑے آپ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ بنولحیان نے آپ ﷺ کی آمد کی اطلاع سنی تو بھاگ گئے اور پہاڑوں میں پناہ لی۔ آپ ﷺ چودہ دن بعد مدینہ منورہ تشریف فرما ہوئے۔

سریہ عکاشہ

آپ ﷺ کو اطلاع ملی کہ نجد کے علاقے کا ایک قبیلہ بنی اسد شرارت پر آمادہ ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ عکاشہ بن محض الاسری کی کمان میں چالیس مجاہدین روانہ فرمائے۔ مجاہدین اسلام غمر نامی چشمہ پر پہنچے تو اسدی راہ فرار اختیار کر گئے۔

سریہ محمد بن مسلمہ

آپ ﷺ کو خبر ملی کہ بنو ثعلبہ کے کچھ لوگ ذوالقصہ نامی جگہ پر اجتماع کیے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کی غارت گری روکنے کیلئے محمد بن مسلمہ کو دس مجاہدین کے ہمراہ روانہ فرمایا۔ بنو ثعلبہ کے ۱۰۰ افراد مقابلے کیلئے نکلے' مقابلہ ہوا' تمام مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا' صرف امیر جیش ہی بچ نکلنے میں کامیاب ہوئے۔ جملہ حالات سے آگاہی ہوتے ہی آپ ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح کی کمان میں ۴۰ مجاہدین روانہ کیے۔ لیکن بنو ثعلبہ کے لوگ منتشر ہو چکے تھے۔ چند دن بعد اسی قبیلے کے کچھ افراد اپنے مویشی مدینہ کے قریب ایک چراگاہ میں لے آئے۔ آپ ﷺ نے دوبارہ ابوعبیدہ بن جراح اور ان کی جماعت کو حکم دیا کہ کاروائی کریں۔ ثعلبیوں کو معلوم ہوا کہ حملہ ہوا چاہتا ہے' تو انہوں نے مویشی چھوڑے اور خود جانیں بچا کر بھاگ نکلے۔ اس مال غنیمت کو مجاہدین اسلام مدینہ ہانک لائے۔

ربیع الاول ۷ ھ ہجری

غزوہ خیبر

خیبر ایک علاقے کا نام ہے' جہاں یہود آباد تھے۔ آپ ﷺ نے محرم تا ابتداء ربیع الاول اس پوری وادی کو مشرف با اسلام کیا۔ اس معرکے میں بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا اور یہودیوں کی کمر ٹوٹ گئی۔ آپ ﷺ نے ۱۶۰۰ مجاہدین کا لشکرِ اسلامی ساتھ لیا اور مدینے کا انتظام سباع بن عرفطہ کے سپرد کیا اور وادی خیبر پہنچے' باقاعدہ مقابلہ ہوا۔ سترہ مجاہدین اسلام نے شہادت پائی اور یہود مقتولین کی تعداد ۹۳ تھی۔

نوٹ: یہ معرکہ محرم میں شروع ہوا اور ربیع الاول کے ابتدائی ایام میں آپ ﷺ کی مدینہ منورہ واپسی ہوئی۔ اس لئے اس معرکے کو فہرست میں شامل کیا۔

غزوہ ذات الرقاع

آپ ﷺ نے قبیلہ اغار یا غطفان کی دو شاخوں بنی ثعلبہ اور بنی محارب کے بارے میں سنا کہ وہ اجتماع کر رہی ہیں۔ آپ ﷺ نے پیش بندی کے طور پر مدینہ منورہ میں حاکم جناب ابوذر غفاری با روایت دیگر جناب عثمان بن عفان کو مقرر کیا۔ اس معرکے میں ۷۰۰ با الفاظ دیگر ۴۰۰ صحابہ کی یہ مقدس جماعت ہمراہ تھی۔ آپ ﷺ نے بلاد نجد کی طرف پیش قدمی فرمائی۔ مدینہ طیبہ سے دو دن کی مسافت پر ایک مقام ''نخل'' تھا' اس مقام پر آپ ﷺ کا سامنا بنو غطفان کے ایک جھتے سے ہوا۔ لیکن معرکہ نہیں ہوا' اس غزوے میں آپ ﷺ نے صلوۃ الخوف ادا فرمائی۔

سریہ ذات اطلع

اسے سریہ کعب بن عمیر بھی کہا جاتا ہے۔ حالات وواقعات کے مطابق آپ ﷺ نے جناب کعب بن عمیر کی قیادت میں ۱۵ مبلغین صحابہ کو ذات اطلع والوں میں تبلیغ کیلئے روانہ فرمایا۔ ان لوگوں نے اسلام قبول کرنے کی بجائے مبلغین پر حملہ کر دیا۔ جملہ صحابہ مقام شہادت پر فائز ہوئے۔ صرف ایک صحابی رسول ﷺ زخمی حالت میں مدینہ منورہ پہنچا۔

سریہ ذات عرق

بنو ہوازن ایک ایسا قبیلہ تھا کہ جو دشمنانِ اسلام کو کمک بہم پہنچایا کرتا تھا۔ آپ ﷺ اس کی سرکوبی کیلئے شجاع بن وہب اسدی کو فرمایا۔ ۲۵ مجاہدین ہمراہ تھے۔ بنو ہوازن نے پسپائی اختیار کی' بہت سا مال غنیمت مجاہدین کے ہاتھ آیا۔

ربیع الاول ۹ ھ ہجری

مہم بنی کلاب

بنو کلاب کا مسکن نجد کا علاقہ تھا۔ اطلاع ملی کہ یہ لوگ مدینہ پر حملہ آور ہونے کیلئے پروگرام بنا رہے ہیں۔ آپ نے فوراً پیشگی حملے کا ارادہ فرمایا۔ ضحاک بن سفیان کی زیر کمان ایک جیش روانہ ہوا۔ کلابی میدان میں آئے' لیکن جلد ہی میدان چھوڑ گئے۔ ایک کلابی مقتول ہوا۔

سریہ علقمہ بن مجزز ندلجی

یہ مہم بحری ڈاکوؤں کے تعاقب میں بھیجی گئی۔ کچھ بحری قزاق جو کہ حبشی تھے' جدہ کی بندرگاہ کے نزدیک اجتماع کیے ہوئے تھے۔ ان کا مقصد اہل مکہ کو لوٹنا تھا۔ آپ ﷺ نے جناب علقمہ کو ۳۰۰ مجاہدین کے ہمراہ ان لٹیروں کی سرکوبی کیلئے روانہ فرمایا۔ قزاقوں کو جب مجاہدین کی آمد کی خبر ملی تو وہ سمندر میں اتر گئے اور فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ جناب علقمہ بھی ان کے تعاقب میں سمندر میں اترے۔ ایک جزیرے تک پیش قدمی کی لیکن دشمن ہاتھ نہ

لگا۔ بعض سیرت نگار اسے سریہ عبداللہ بن حذافہ کہتے ہیں۔

سریہ علی بن ابی طالب

آپ ﷺ نے جناب علی ؓ کو قبیلہ "طی" کے بت قلس کو تباہ کرنے کا حکم دیا۔ جناب علی ؓ کی کمان میں ۱۵۰ مجاہدین ۱۰۰ اونٹ اور ۵۰ گھوڑے تھے۔ اس لشکر کی انفرادیت یہ ہے کہ اس کا علم سفید اور جھنڈیاں سیاہ تھیں۔ مجاہدین بوقت فجر قلس پر حملہ آور ہوئے' اسے ملیامیٹ کیا' مال غنیمت اور قیدی ہاتھ آئے۔ قیدیوں میں حاتم طائی کی بیٹی بھی تھی۔ جسے آپ ﷺ نے بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ واپس روانہ کیا تھا۔ اس واقعے سے متاثر ہو کر عدی بن حاتم جو فرار ہو گیا تھا' واپس آیا اور آپ ﷺ کے غلاموں کی صف میں شامل ہوا۔

ربیع الاول ۱۰ھ ہجری

مہم بنو حارث بن کعب

رسالت مآب ﷺ نے عظیم مہم جو جرنیل خالد بن ولید کو نجران کی طرف روانہ فرمایا۔ بلاد نجران میں بنو حارث بن کعب آباد تھے۔ جناب خالد کا ہدف یہی قبیلہ تھا۔ آپ ﷺ نے روانگی کے وقت مجاہدین اسلام کو حکم دیا کہ تین بار اس قبیلے کو اسلام کی دعوت دیں۔ اگر وہ لوگ اسلام قبول کر لیں تو بہتر' اگر وہ اسلام قبول نہ کریں تو ان سے جہاد کریں۔ جناب خالد نے اسی ہدایت پر عمل کیا۔ یوں پورا قبیلہ مشرف با اسلام ہوا۔

لشکر اسامہ

آپ ﷺ کی جہادی زندگی کی یہ آخری کڑی تھی۔ طبیعت ناساز تھی' لیکن جہادی تڑپ موجود تھی۔ جہاد ہی سے اسلام کے لوگوں میں حرارت ہے۔ آپ ﷺ کو شمال سرحد کی طرف سے اطلاعات کے مطابق کہ رومی اجتماع کیے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے مجلس مشاورت منعقد کی اور اپنے محبوب صحابی اسامہ بن زید کی کمان میں تین ہزار مجاہدین دیئے۔ اس لشکر کا ہدف رومی تھے۔ یہ لشکر ۱۰ ربیع الاول کو روم کی طرف روانہ ہوا۔ لشکر اسامہ مدینہ سے باہر جرف نامی مقام پر آخری جائزے کیلئے ٹھہرا ہوا تھا۔ ۱۲ ربیع الاول کو پیش قدمی کا ارادہ کر رہا تھا کہ آپ ﷺ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ خبر سنتے ہی لشکر واپس آ گیا۔ بعد ازاں یہی لشکر ربیع الثانی کی پہلی تاریخ کو روانہ ہوا۔ ۲۰ دن کی مسافت طے کرنے کے بعد اپنے ہدف پر پہنچا اور لشکر ۱۵ دن بعد کامیاب و کامران مدینہ منورہ واپس آیا۔

آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے اس پہلو کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے ماہ ولادت میں آٹھ ایسے معرکے لڑے کہ آپ بنفس نفیس میدان کارزار میں کھڑے ہیں اور گیارہ معرکے ایسے ہیں' کہ آپ ﷺ بالواسطہ ان کی قیادت فرما رہے ہیں۔ جب آپ ﷺ کی جہادی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے' کہ آپ ﷺ کی مدنی زندگی کے کل غزوات و سرایا کی تعداد ۸۰ ہے۔ ۱۹ معرکے صرف ربیع الاول میں لڑے' معلوم ہوتا ہے کہ ربیع الاول جہاد ہی کا مہینہ ہے' کیونکہ عربی میں ربیع کے معنی بہار ہے۔ اسلامی طرز حیات و طرز جہاد بہار ہی کا جھونکا ہے۔

امریکہ و یورپ نے پیشگی حملوں کا تصور جو آج پیش کیا ہے' دیکھا جائے تو یہ تصور اسلامی ہے' کیونکہ آپ ﷺ نے اسلامی اہداف کو مدنظر رکھا اور پیشگی حملہ کی منصوبہ بندی کی' جس طرف سے بھی کوئی مخالف اٹھا تو فوراً اس کی سرکوبی کی۔ اس کا آخری پہلو یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے معیشت کو ہر صورت میں اپنے زیر تسلط رکھا۔ تجارتی شاہراہوں کو کھلا رکھنے کیلئے ہر ممکن کوشش کی۔ سیرت طیبہ کے مطالعے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام کی بقاء کا دارومدار صرف جہاد پر ہی ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی زندگی کا آخری کام بھی یہی کیا ہے کہ لشکر اسامہ کو تیار کیا اور اسے رومیوں کے خلاف روانہ فرمایا۔

ربیع الاول وہ ماہ مقدس ہے جس میں مسلم شہداء کی تعداد باقی تمام مہینوں کی نسبت سب سے زیادہ ہے۔ اسی مہینے میں مال غنیمت بھی بکثرت ملا۔ اعدائے اسلام کی کمر ٹوٹی' یہ تمام حقائق ظاہر کرتے ہیں کہ ربیع الاول جہاد کا مہینہ ہے۔ اسلام کے عروج اور غلبے کا مہینہ ہے۔

بقیہ: تقلید پر فخر کرنا ضمیر کی موت ہے

ساری زندگی غیر مقلد رہتے ہیں لیکن مذہب کے معاملہ میں (جہاں علم و عقل اور دلیل کی اشد ضرورت ہے) "سکہ" کو بغیر دیکھے پرکھے اور گنے نابینا کی طرح جیب میں ڈال لیتے ہیں اور فخر سے کہتے ہیں کہ میں مقلد ہوں اقبال کے پیر رومیؒ نے اس تقلید کی دھجیاں اڑادی ہیں فرماتے ہیں:

بس خطر باشد مقلد را عظیم
ازرہ و رہزن ز شیطان رجیم

تقلید کی راہ' میں مقلد کو شیطان مردود جیسے رہزنوں اور ڈاکوؤں سے بڑا خطرہ ہے۔

از بسکہ تقلید ضد ہے علم کی اور جہالت ہے صریح۔

پس ملک کے اندر ہزاروں پرائمری سکول، مڈل سکول اور ہائی سکول اور ہزاروں کالج ہیں ان میں لاکھوں طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یہ سب غیر مقلد بن رہے ہیں ہر روز سبق پڑھتے ہیں اور تقلید (بے علمی) مٹاتے جاتے ہیں۔ تمام ریلوے کا محکمہ، ڈاک کا محکمہ، پولیس، فوج کچہریاں، بلدیات، محکمہ انہار، زراعت سب وزارتیں اور ان کا عملہ، تمام کارخانے اور ملیں جن میں لاکھوں لوگ کام کرتے ہیں سارے ملک کے تاجر اور ایجنسیاں، سب دکاندار غیر مقلد ہیں۔ کیونکہ یہ سب علم و عقل، شعور، قاعدے اور ضابطے سے کام کرتے ہیں۔

لیکن جب یہ لوگ مذہب کے اندر قدم رکھتے ہیں تو مولوی محمد ولی درجہ تخصص کراچی اور علمائے مقلدین انہیں حکم دیتے ہیں کہ یہاں تم نے علم، عقل، شعور اور دلیل سے کام نہیں لینا۔ اب تم بھیڑ بکری ہو گلے میں ایک امام کی رائے کا "رسہ" ڈال لو۔ گردنیں آگے کرو۔ اور جدھر تمہیں ہانکا جائے ممیاتے ہوئے چلے چلو۔ یہ مقلد جارہے ہیں مولوی صاحب

ہاں ہم نے کیا ہے جرم وفا دراصل ہمیں سے بھول ہوئی
ہم آپ کو اپنا کہہ بیٹھے اور آپ ہمارے ہو نہ سکے

و ما علینا الا البلغ